

## حسین تو حسین ہے حسین تو حسین

حسین تو حسین ہے حسین تو حسین  
حسین تو حسین ہے حسین تو حسین

جواک نہ ہونصیب میں یرسات بخش دے  
سخی ہے ایسا ساری کائنات بخش دے  
ہے کائنات کیا عطا کریں یر جنتین

مَجُوسِی گر پکارے اَکے یر مدد کرے  
ملک کوبال و پردے۔ مشکلون کورد کرے  
ہماری بھی مدد کریں گے شاہِ مشرقین

حسین سے ہے فاطمہ کے باغ میں بہار  
مقابلے میں ظلم کے علی کی ذوالفقار  
حسین سے ہے دینِ مصطفیٰ کا نریب و نرین

حسین پر فدا ہوئے ضعیف و نوجوان  
کوئی ہے ان میں حر تو کوئی طفل بے زبان  
کوئی حبیب ہے کوئی نہ ہیرا بنِ قین

اُٹھائی لڑکھڑا کے ضعف میں جوان کی لاش  
سپرد خاگ کر دی ننھے بے زبان کی لاش  
فدا کئے جگر کے ٹکڑے اور دل کے چین

کہا تھا نانا جان سے میں سرکٹاؤں گا  
خدا کی راہ میں ، میں سارا گھبر لٹاؤں گا

کہ اولین و آخرین کا ادا ہو دین

سکینہ بابا جان کا اخری سلام لو  
بہن وداع کرو مجھے مرکاب تھام لو

یہ سن کے خیمہ گاہ میں بپا ہے شوروشین

اکیلا دشت میں ہے اب نواسہ رسول  
نرخم سے چور چورن میں دلبر بتول

ہے خون میں بھرا ہوا علی کا نور عین

کہا یہ جبرئیل سے مجھے بتائیے  
خدا ہے کس میں خوش پیام یہ سنائیے

توانسوؤں سے جبرئیل کے بھرائے نین

اے اقا آپ کیجئے شہادت اختیار  
یہ سن کے ضبط ہو گیا ہے جوش ذوالفقار

عصر کا وقت ہو گیا ادا ہو سجدتین

جو شمر سینہ حسین پر ہوا سوار  
کہا اے شمر اٹھ نہ چل سکیں گے تیرے وار

بھلا کئے گی کیسے بوسہ گاہ مصطفین

حسین کا ادا ہوا وہ سجدہ خدا  
لعین نے جسم پاک سے کیا ہے سر جدا

حسین مر گئے بہن یہ کر رہی ہے بین

یہ غم کیا تو یاد آگئے برہانِ دیں  
ہے ہو بہو انہیں کے جیسے اُن کے جانیشیں

مرہیں یہ سیفِ دیں جہانِ تلک ہے دنِ یرین

کیا ہے عزمِ مجلسِ عزا میں ائیں گے  
سمجھ کے فرضِ ال کو بھی ساتھ لائیں گے

تھے لاتے جس طرح ہمیں ہمارے والدین

حسامی حُبِّ داعیِ تجھ کو کام آئے گی  
دعائے سجدہءِ حسینِ بخشوائے گی

بجز وائے سیفِ دیں ہے کیا غمِ حسین

